نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

غلام احمد قادیانی

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL
QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

اخبار ہفتہ میں تین بار فی پرچہ تین پیسے

الفضل

قادیان

قیمت سالانہ پیشگی ششماہی سہ ماہی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۲ | مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۲۵ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۸ شعبان ۱۳۴۳ھ | نمبر ۱۰۵

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و خاندان حضرت خلیفہ اول رضی میں خیریت ہے۔

۲۰ مارچ کو جناب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی بڑی لڑکی کا رخصتانہ ہوا۔ اس تقریب پر انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ اور بعض دیگر بزرگان ملت کو اپنے گھر پر مدعو کیا۔ اور چائے سے دعوت کی۔

۱۲ مارچ کو جناب سیٹھ ابوبکر صاحب نے اپنے لڑکے محمد سعید صاحب کے ولیمہ کی دعوت عام دی جس میں پانچسو کے قریب اصحاب کو مدعو کیا۔

ضیاء الحق صاحب راولپنڈی سے۔ عبد الرحمان صاحب سیدوالہ سے۔ شیخ مولا بخش صاحب لاہور سے میاں فتح محمد صاحب پنشنر تحصیلدار ضلع ملتان سے تشریف لائے۔

جناب حافظ روشن علی صاحب و جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیر ایک جلسہ میں شمولیت کے لئے جموں تشریف لے گئے ہیں۔

ایک لاکھ چندہ خاص کی میعاد کا تیسرا حصہ گذر گیا

اب تک آپ نے کیا کیا؟

اس تحریک کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو تین ماہ کی میعاد مقرر فرمائی تھی۔ اس کا تیسرا حصہ گذر گیا ہے۔ مگر اس عرصہ میں ایک تہائی رقم (نقدی) کی صورت میں جمع نہیں ہوئی۔ ۱۵ مارچ تک صرف سولہ ہزار چار سو چھیانوے روپے ساڑھے سات آنے نقد جمع ہوئے ہیں۔ اور وعدوں کو ملا کر کل رقم ۸۱۴۴۹ روپے ۱۲ آنے ۱ پائی بنتی ہے۔ قادیان کے سوا بیرونی جماعتوں سے اب تک جو وعدے آئے ہیں۔ ان میں سب سے بڑی رقم وعدہ ۳۵۷۸ روپے جماعت پشاور کی ہے۔ اور سب سے زیادہ وصول شدہ رقم ۳۲۸ جماعت کلکتہ کی ہے۔ افراد میں سب سے زیادہ رقم بیرونی جماعتوں کے افراد میں جناب ملک صاحب خان صاحب نون۔ فاضلکا ضلع فیروزپور کی طرف سے چھ سو روپیہ وصول ہوئی ہے۔ اور جماعت کلکتہ کے جناب حکیم ابو طاہر صاحب نے چھ سو اور ان کی اہلیہ صاحبہ نے ایک سو کل سات سو روپے ارسال فرمائے ہیں اپنی آمد کے لحاظ سے بیرونی جماعتوں میں اس وقت تک سب سے زیادہ چندہ دینے والے جناب حاجی عبد الکریم صاحب کراچی کے ہیں۔ جنہوں نے تین ماہ کی آمد دی ہے۔ قادیان میں صوفی محمد یعقوب صاحب نے اپنی ماہوار آمد کا چار گنا دیا ہے۔

مبارک ہیں وہ جماعتیں جنہوں نے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ دوسری جماعتوں کو بھی فوراً توجہ کرنی چاہیئے۔

ڈائری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(۱۷ مارچ ۱۹۲۵ء - بعد نماز ظہر)

بخارا کے احمدی سے خطاب

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی نے حاجی مرزا ناصر علی صاحب جو بخارا سے ہیں بترجمانی مولوی محمد امین صاحب مبلغ بخارا مخاطب ہو کر فرمایا:-

ایمان دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک دلائل کے رنگ میں اور دوسرا مشاہدہ کے رنگ میں۔ دلائل کا تو آپ کو پہلے علم ہو چکا ہے۔ مشاہدہ باقی تھا۔ اب آپ قادیان آ گئے ہیں۔ یہاں پر آپ کو سلسلہ کے متعلق مشاہدہ بھی حاصل ہو جائیگا۔

جب مولوی محمد امین خان صاحب نے حاجی صاحب کو یہ باتیں فارسی میں سمجھائیں۔ تو بوجہ رقت ان کے آنسو نکل آئے۔

پھر حضور نے فرمایا:-

جس طرح انبیاء دنیا میں قوموں کے لئے بطور آب کے ہوتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ جو کسی علاقہ میں پہلے ایمان لاتے ہیں وہ وہاں کے لوگوں کے لئے بطور آب کے ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایسا بیج ہوتے ہیں۔ جس پر آئندہ ترقیات کا انحصار ہوتا ہے۔ اور جتنی ترقیات ہوتی ہیں۔ ان کا ثواب انہیں بھی پہنچتا ہے انہی لوگوں کے نمونہ اور عمل کو دیکھ کر دوسرے لوگ بھی ہدایت پاتے ہیں۔ انکی خوبیاں آئندہ لوگوں کے لئے فائدہ کا موجب ہوتی ہیں اور ان کا برا نمونہ دوسروں کے لئے ٹھوکر کا موجب ہوتا ہے پس آپ کو بہت دعا کرنی چاہیئے۔ کہ آپ کا نمونہ خدا تعالیٰ دوسرے لوگوں کے لئے نفع بخش بنائے۔

اخبار احمدیہ

امتحان کتب مسیح موعودؑ میں شامل ہونیوالے احباب

سابقہ احباب کے علاوہ مندرجہ ذیل احباب کے نام ہیں۔ جو امتحان میں شامل ہوں گے۔

(۳۱) بابو محمد فاضل صاحب فیروزپور
(۳۲) منشی محمد اشرف صاحب " "
(۳۳) ڈاکٹر عبدالکریم صاحب " "
(۳۴) ظفر حسین صاحب " "
(۳۵) جمعدار محمد خان صاحب " "
(۳۶) شیخ عبدالصمد صاحب " "
(۳۷) محمد عبدالحق صاحب آبزرور پشاور
(۳۸) مرزا احمد بیگ صاحب سیالکوٹ
(۳۹) حکیم محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹ
(۴۰) بابو قاسم دین صاحب "
(۴۱) بابو روشن دین صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر سیالکوٹ
(۴۲) محمد بشیر احمد صاحب "
(۴۳) مرزا برکت علی صاحب سیکرٹری تبلیغ - سیالکوٹ
(۴۴) فضل الٰہی صاحب "

میں افسوس سے اس کا اعلان کرتا ہوں کہ امتحان کتب مسیح موعود کے متعلق تحریک شائع کئے ہوئے دو ماہ سے زائد عرصہ گذر رہا ہے۔ اور ابھی تک نہ امیران جماعت نے اس طرف توجہ کی ہے اور نہ سیکرٹریان تعلیم و تربیت نے۔ حتیٰ کہ لاہور امرتسر جیسے مشہور شہروں سے ابھی تک امتحان میں شریک ہونیوالے دوست بہم نہیں پہنچائے۔ باوجود میری اپنی ذاتی تحریکوں کے اور باوجود ان کے میرے ساتھ وعدہ کرنے کے! فضل من مدّ کچھ

رپورٹ بیت المال کی تصحیح

بیت المال سے جو رپورٹ چندہ خاص کی ۵ ارمارچ تک کی شائع ہوئی ہے اُسمیں بعض غلطیاں چھپ گئی ہیں۔ جن کی تصحیح ذیل میں درج ہے:-

جماعت		میزان کل وعدہ
مالاکنڈ		۴۸۸
دہلی	"	۱۳۳۰
راولپنڈی	"	۲۶۶۵

ناظر بیت المال قادیان

اعلان نکاح

محمد نواز خان ولد عطا محمد خان صاحب سکنہ لاہور کا نکاح زبیدہ خاتون بنت عبدالرحیم خان صاحب مرحوم سے مبلغ دو ہزار روپیہ مہر پر مسجد مبارک قادیان میں مولانا مولوی شیر علی صاحب نے پڑھا۔ محمد نواز خان

(۲) محمد اسحٰق ولد صوفی مولا بخش صاحب سکنہ لاہور کا نکاح ہمراہ مسماۃ رقیہ خاتون بنت عبدالرحیم خان صاحب مرحوم کے ساتھ دو ہزار روپیہ مہر پر مسجد مبارک قادیان میں مولانا مولوی شیر علی صاحب نے پڑھا۔ محمد اسحٰق

(۳) میاں محمد یوسف پسر صوفی محمد گلاب کا نکاح میاں نور رحمن صاحب کی لڑکی زینب بی بی کے ساتھ بتاریخ ۷ مارچ ۲۵ء بعد از نماز جمعہ یک صد روپیہ مہر پر مولوی مطیع الرحمان صاحب بی اے بنگالی نے پڑھا۔ صوفی محمد گلاب موضع گھٹیالیاں

ولادت

۲۵ فروری کو کوڈالی میں میرے بھائی محمود صاحب کو خدا تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ مولود کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ خاکسار عبداللہ احمدی از پیگو برما

درخواستہائے دعا

مصر میں ایک عیسیٰ پر مدت سے ہمارا ایک مقدمہ دائر ہے۔ ابتدائی عدالت نے بائیس سو اسی پونڈ کی ڈگری ہمارے حق میں دے بھی دی تھی لیکن بعد میں یہ دعویٰ محکمہ اپیل میں چلا گیا۔ اس لئے جملہ برادران احمدیہ سے التماس ہے کہ وہ دعا فرماویں۔ کہ جیسا خداوند تعالیٰ نے ابتدا میں ہمیں نصرت دی۔ اسی طرح محکمۃ الاستئناف میں بھی ہمیں منصور کرے۔

خاکسار ابوبکر یوسف از قادیان

(۲) خاکسار کا لڑکا عبدالحمید امتحان انٹرینس دینے والا ہے احمدی احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ عزیز کی کامیابی کے واسطے دعا فرما کر مشکور فرماویں۔ خاکسار شاہ عالم از جہلم

(۳) پنڈہ پور کی غریب جماعت احمدیہ کے بعض احباب پر مخالفان سلسلہ نے عدالتوں میں بے بنیاد استغاثے دائر کر دیے ہیں۔ تمام احباب درد دل سے دعا کریں۔ مولا کریم جماعت احمدیہ کو مظفر و منصور کرے۔ عبدالغفار کشمیری۔

(۴) احباب میری ترقی کے لئے خاص طور پر دعا فرماویں۔ نیز مجھ سے خط و کتابت کرتے وقت میرے پتہ میں "محلہ میاں قطب الدین" کا ضرور اضافہ کیا کریں۔

خاکسار (خانصاحب) فرزند علی راولپنڈی۔

(۵) جملہ بزرگان کی خدمت میں التجا ہے کہ برخورداران محمد صاحبداد خان و محمد الہداد خان کے لئے امتحان انٹرینس میں کامیابی کی دعا فرماویں۔ برخوردار محمد صاحبداد خان پنجاب یونیورسٹی کا ۱۲ مارچ ۱۹۲۵ء سے اور محمد الہداد خان ۱۷ مارچ ۱۹۲۵ء سے ہائی اسکول انگزامینیشن الہ آباد یونیورسٹی کا امتحان دیگا اللہ تعالیٰ کامیاب کرے۔ آمین

خاکسار محمد ایوب خان بہادر لفٹنٹ پنشنر مراد آباد دمنزل شادل

(۶) ہم طلباء مولوی فاضل کلاس مدرسہ احمدیہ قادیان بزرگان جماعت احمدیہ سے درخواست کرتے ہیں کہ امتحان یونیورسٹی میں ہماری کامیابی کے لئے مسلسل دعا فرماتے رہیں۔

دعائے مغفرت

۵ مارچ ۱۹۲۵ء میری والدہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون احباب سے دعائے مغفرت کی التجا ہے۔ عبدالرحیم از بھوپال

الفضل کا غریب فنڈ

الفضل کے ایک گذشتہ پرچہ میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ چونکہ بعض غریب احمدی اور بعض متلاشی حق غیر احمدی اخبار الفضل مفت یا برائے نام قیمت پر جاری کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔ اس لئے ایک غریب فنڈ قائم کیا گیا ہے۔ جس میں احباب خوشی اور مسرت کے مواقع پر حسب توفیق حصہ لیا کریں۔ اور کم از کم اعلان نکاح کے لئے ایک روپیہ اور ولادت کے لئے آٹھ آنے ارسال فرمایا کریں۔ مگر افسوس کہ احباب نے کوئی توجہ نہیں کی۔ اسی ہفتہ اعلان نکاح کے جو خطوط موصول ہوئے ہیں۔ انکو بھیجنے والوں نے غریب فنڈ کا بالکل خیال نہیں رکھا۔ احباب کو یہ بات خاص طور پر یاد رکھنی چاہیئے۔ ورنہ اعلان درج نہ ہونے پر انہیں شکایت کا حق نہ ہوگا۔ البتہ درخواست دعا کے لئے لازمی طور پر اس فنڈ میں بھیجنے کی پابندی نہیں۔ اگر کوئی صاحب قبولیت دعا کے لئے بطور صدقہ کچھ ارسال فرماویں تو ان کی مرضی۔

مفت اخبار کیلئے درخواست

ایک طالب حق غیر احمدی صاحب کھوبھٹی (سیالکوٹ) نے الفضل کے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

یوم سہ شنبہ - قادیان دارالامان ۲۴ مارچ ۱۹۲۵ء

کابل میں احمدیوں کا نہیں بلکہ اسلام کا خون کیا جا رہا ہے

ہمیں احمدیوں کی سنگساری کا اتنا غم نہیں جتنا اسلام کی بدنامی کا ہے

نمبر (۲)

گذشتہ پرچہ میں غیر مذاہب کے اخبارات کی چند تحریروں سے دکھایا جا چکا ہے۔ کہ کابل میں احمدیوں کی سنگساری کو اسلام کی تعلیم کے رُو سے جائز بتلانے اور ہندوستانی علماء کا اس کی تائید و توثیق کرنے کی بنا پر کس زور شور کے ساتھ اسلام کو جبر اور تشدد کرنے والا مذہب قرار دے رہے ہیں اور ان واقعات کو ان تمام جوابات اور دعاوی کی تردید میں پیش کر رہے ہیں۔ جو آج تک ہمدردان اسلام کی طرف سے اسلام میں مذہبی اختلاف کی بنا پر جور و جبر نہ کرنے کے متعلق کئے جاتے رہے ہیں۔ اگر غور کیا جائے۔ اور عیسائیوں اور ہندوؤں کے پہلے اعتراضات کو مدنظر رکھ کر دیکھا جائے تو صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ حکومت کابل اور علماء ہند نے مخالفین اسلام کے ہاتھ میں ایک ایسا ہتھیار دیدیا ہے۔ جس سے وہ بآسانی اسلام کی دھجیاں کھلی کر سکتے ہیں۔ بھلا وہ لوگ جو یہ دیکھیں۔ کہ اختلاف عقائد کی وجہ سے اسلام یہ سزا تجویز کرتا ہے کہ جسے طاقت حاصل ہو۔ وہ دوسرے کو قتل کر دے۔ وہ کیوں اسلام کو وحشت اور درندگی کا مذہب نہ قرار دینگے۔ اور کیوں اس سے متنفر نہ ہونگے۔ مگر اس تنفر اور تباغض کا احساس ان لوگوں کو ہی ہو سکتا ہے جو دنیا کو اسلام کی دعوت دیتے ہوں۔ جو اشاعت اسلام کے لئے کوشش کرتے ہوں۔ جو اسلام کے متعلق لوگوں میں محبت اور اُنس پیدا کرنے کے خواہشمند ہوں۔ اور مخالفین کے اعتراضات کو رد کرنے کی کوشش کرتے ہوں۔ لیکن جو ایسا نہ کرتے ہوں۔ ان کو اس کا کچھ احساس نہیں ہو سکتا۔ ہم چونکہ اسلام کے خلاف اعتراضات کے جواب دیتے ہیں۔ اور مخالفین کے سامنے اسلام کی طرف سے ہم ہی کھڑے ہیں۔ اس لئے باوجود اس کے کہ ہمارے ہی آدمیوں کو سنگسار کیا جا رہا ہے۔ ہمیں ہی مخاطب کر کے وہ اسلام پر جبر اور تشدد کا الزام بھی لگا رہے ہیں۔ جو ہمارے لئے دوہرے رنج اور تکلیف کا باعث ہے۔ ایک طرف ہمیں اپنے بھائیوں کے بے دردانہ قتل کا صدمہ ہے۔ اور دوسری طرف مخالفین کے اعتراضات کا دکھ ہے۔ مگر اس کے مقابلہ میں ظالم اور جفاکار اور ان کے حامی و مددگار جہاں اپنی جفاکاری پر اترا رہے ہیں وہاں وہ اسلام کو حقیر و رسوا کرتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔ ایسے لوگ مخالفین کی تحریروں کا بغور ملاحظہ فرمائیں جنمیں سے چند ایک اور پیش کی جاتی ہیں۔

آریوں کا ایک اور با اثر اخبار پرکاش (۱۷ مارچ ۱۹۲۵ء) لکھتا ہے:-

"کابل کے ملانوں نے احکام قرآنی کی تعمیل میں حکومت شرعی زور ڈالکر مرتد احمدیوں کو سنگسار کرانے کا ثواب دارین حاصل کیا۔ یا احمدیوں کے خیال میں ان کے اس طرز عمل نے اسلام کے دامن پر دھبہ لگا دیا۔ اسلام کے دامن کو اس دھبہ سے پاک کرنے کے لئے کابل کے ملاؤں کو جاہل کہہ دینے سے مطلب آسانی سے حل ہو سکتا تھا۔ لیکن دقت تو یہ ہے کہ دنیا بھر کے اسلام کے محافظ ہندوستان کے علماء بیک زبان اس حکم قرآنی کی تائید پر کمربستہ ہیں۔ قادیانیوں کا تعصب مذہبی ملاحظہ ہو کہ عین اسی وقت جبکہ وہ حکومت افغانستان کے اس سنگدلانہ فعل کے برخلاف صدائے احتجاج بلند کر رہے ہیں۔ اس عنوان سے اپنے اخبار میں مضامین کی اشاعت میں بھی مشغول ہیں کہ اسلام منوانے کے لئے کبھی تلوار نہیں چلائی گئی۔ کوئی ان بھلے آدمیوں سے پوچھے کہ اگر اسلام منوانے کے لئے کبھی تلوار نہیں چلائی گئی تو کیا نعمت اللہ پر پھول برسائے گئے تھے۔ یا اسکی اور اسکے بعد دو اور احمدیوں کی لاشیں ابھی تک پتھروں کے ڈھیر میں دبی پڑی ہیں۔ جب ایک طرف تم اپنی چیخ و پکار سے آسمان کو سر پر اُٹھا رہے ہو۔ کہ احمدیوں کو مرتد قرار دیکر اور ان کے احمدیت سے انکار نہ کرنے یا بالفاظ دیگر اسلام کو ماننے سے انکار کرنے پر سنگسار کیا گیا ہے۔ تو دوسری طرف تمہارے مُنہ سے یہ دعویٰ کیسے نکل سکتا ہے کہ اسلام منوانے کے لئے کبھی تلوار نہیں چلائی گئی۔ یہ ضرور ہے کہ نعمت اللہ اور دیگر احمدیوں کو تلوار سے نہیں پتھروں کی مار سے مارا گیا ہے۔ لیکن پتھر کی مار تلوار کی مار سے بلاشبہ زیادہ سنگدلانہ ہے۔"

ان الفاظ میں جماعت احمدیہ پر کوئی اعتراض نہیں کیا گیا۔ کابل میں احمدیوں کی سنگساری کو جماعت احمدیہ کے لئے کسی قسم کے شرم کا باعث نہیں بتایا گیا۔ ہمارے آدمیوں کا تلوار کی بجائے پتھروں کے ساتھ مارا جانا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جھوٹے ہونے کے لئے پیش نہیں کیا گیا۔ بلکہ اور متعدد تحریروں میں احمدیوں کے جوش اور استقلال۔ قربانی اور جاں نثاری کی بے حد تعریف کی گئی ہے۔ ہاں اگر ہمارے بھائیوں کے سنگسار کئے جانے پر کچھ کہا گیا ہے۔ تو یہی کہ ہم آیندہ یہ دعویٰ نہ کریں کہ "اسلام منوانے کے لئے کبھی تلوار نہیں چلائی گئی" کیونکہ "وہ پتھر کی مار تلوار کی مار سے بلاشبہ زیادہ سنگدلانہ ہے۔"

اگرچہ ہمیں اس دعویٰ سے روکنے کا آریہ صاحبان کو کوئی حق نہیں ہے۔ کیونکہ نہ ہم اس سنگدلانہ فعل کے مرتکب ہوئے ہیں اور نہ ہمارے نزدیک یہ ظالمانہ فعل اسلام کی تعلیم کے مطابق ہے۔ لیکن چونکہ مخالفین اسلام کے ان اعتراضات کی تردید ہماری طرف سے ہی ہوتی ہے۔ اور ہم ہی اسلام کی وہ حقیقی تعلیم پیش کرتے ہیں۔ جس پر مخالفین حرف گیری اور نکتہ چینی کرنے کا کوئی موقعہ نہیں پا سکتے۔ اس لئے وہ خواہ مخواہ ہمیں مخاطب کر رہے ہیں۔ لیکن دراصل ان کے صحیح مخاطب امیر کابل معہ اپنے ارکان سلطنت اور اپنی رعایا کے ہیں۔ جنھوں نے ہمارے آدمیوں کو سنگسار کیا۔ اور پھر ہندوستان کے وہ علماء اور ان کے ہمخیال لوگ ہیں۔ جو اس ظالمانہ فعل کو اسلام کی رُو سے جائز قرار دے رہے ہیں۔ پس جہاں ہم آریہ صاحبان سے یہ گذارش کرینگے۔ کہ وہ اس بارے میں اپنے صحیح مخاطبین کو مخاطب کریں۔ وہاں ہندوستان کے علماء سے بھی عرض کرینگے۔ کہ وہ ان اعتراضات کی طرف توجہ فرمادیں۔ اور ان کے بُرے اثر سے اسلام کو بچا کر دنیا کے سامنے ایسے رنگ میں پیش کریں کہ لوگ اسکی صداقت کا اعتراف کرنے لگیں۔ "علماء" صاحبان اسلام میں جبر اور تشدد ثابت کرنے کے لئے مخالفین کی اس یورش کو معمولی نہ سمجھیں۔ وہ پورے زور اور قوت کے ساتھ اس میں لگے ہوئے ہیں۔ اور ایک ایک اخبار کئی کئی بار اس کے متعلق لکھ رہا ہے۔ چنانچہ

اخبار پرکاش بھی اپنے ۱۵ر مارچ کے پرچہ میں "اسلام آزادی ضمیر کی اجازت نہیں دیتا" کے عنوان سے لکھتا ہے:۔

"اسلام میں مرتد کی سزا سنگساری ہے۔ جب کابل میں ایک کے بعد دو اور احمدیوں کو مرتد قرار دیکر سنگسار کیا گیا۔ تو مولانا محمد علی نے جرأت سے کام لیکر ضمیر کی آواز کو اس کے برخلاف آزادانہ ظاہر کر دیا۔ اسپر جمعیتہ العلماء کا آرگن اخبار لکھتا ہے۔ کہ "اسلام آزادی ضمیر کی اجازت کسی کو نہیں دیتا۔ آزادیٔ ضمیر کا مطالبہ محض گمراہی" جو مسلمان یہ ڈھول پیٹتے رہتے ہیں۔ کہ اسلام آزادی کا گہوارہ ہے۔ الجمعیتہ کے اس فتویٰ کے باوجود اگر اپنی ضد پر قائم رہیں۔ تو ان کی ہٹ دھرمی ہی ہے"

پھر یہی اخبار اپنے اسی پرچہ میں لکھتا ہے:۔

"مرزا محمود کی زیر ایڈیٹری ان کا ایک ماہوار رسالہ لنڈن سے نکلتا ہے (حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی زیر ایڈیٹری نہیں۔ بلکہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی زیر ایڈیٹری نکلتا ہے۔ الفضل) اس کے تازہ پرچہ میں اسلامی رواداری کے گن گائے گئے ہیں۔ لیکن اس کا ایڈیٹر قادیان میں بیٹھا مسلم مظالم کی مذمت میں اطراف و جوانب میں تاروں کے گھوڑے دوڑا رہا ہے۔ جو اس کے پیروان پر کابل کی اسلامی حکومت میں اسلام کے نام پر ڈھائے گئے ہیں اور انہیں پتھروں کی مار مار دیا گیا ہے۔ یہاں تک ہی نہیں بلکہ مظلومین کی لاشیں انہیں پتھروں کے ڈھیر کے نیچے دبی پڑی ہیں۔ ان کی تجہیز و تکفین کی رسم ادا کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ اسلام کی رواداری مسلمہ ہے لیکن لاشوں کی واپسی کی درخواست ابھی منظور نہیں ہوئی"

آریہ اخبارات کی تحریروں سے یہ چند بطور نمونہ پیش کی گئی ہیں لیکن صرف آریہ اخبار ہی اسلام پر یہ حملہ نہیں کر رہے۔ بلکہ عیسائی اور برہمو بھی کر رہے ہیں۔ عیسائی اخبار کا اقتباس تو گذشتہ پرچہ میں دیا جا چکا ہے۔ ذیل میں برہمو سماج کے ایک اخبار "جیون تت" (۱۰ر مارچ ۱۹۲۵ء) کا حوالہ نقل کیا جاتا ہے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے:۔

"اس بیسویں صدی میں ایک اسلامی ملک میں مذہبی اختلاف کی وجہ سے بےگناہ لوگوں کے بےدردانہ قتل کی یہ مثال نہایت شرمناک ہے۔ اور انسانیت کے متعلق مہذب طبقہ کی طرف سے جس قدر بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ مرتد کی سزا قتل کا اسلامی مسئلہ ابھی تک اسلام کے ایک بڑے طبقہ کے دلوں میں کیسا گھر کئے ہوئے ہے۔ کہ وہ دوسروں کو مذہبی خیالات کی آزادی کے قدرتی حق سے محروم کرنے اور اختلاف رائے کی وجہ سے بےگناہ لوگوں کے قتل کو اپنے خدا تعالیٰ کی مرضی کے عین مطابق یقین کرتے ہیں۔ اوہ! خوفناک مذہبی تعصب کی کیسی افسوسناک مثال"

اسلام کی محبت اور الفت رکھنے والے ہر ایک دل کو ان تحریروں سے ٹھیس لگیگی۔ اور وہ ان سے بہت بڑا صدمہ محسوس کریگا۔ لیکن افسوس ہے ان مولویوں اور ملانوں پر جو اسلام پر مخالفین اسلام کو اس قسم کے اعتراض کرنے کا موقعہ دے رہے ہیں اور گلے پھاڑ پھاڑ کر کہہ رہے ہیں۔ کہ اسلام نے اختلاف عقائد کی بناء پر قتل اور سنگساری کا حکم دیا ہے۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو سمجھ دے۔ تا یہ اپنے قول اور فعل سے اسلام کی بدنامی کا باعث نہ ہوں۔ اگر کچھ فائدہ پہنچانے کے قابل نہیں۔ تو نقصان بھی تو نہ پہنچائیں۔

جمعیتہ علمائے ہند سے حرام کو حلال بنانے کا مطالبہ

ہندوستان کے مولویوں نے جس طرح اسلام کو موم کی ناک بنا رکھا ہے اس کا پتہ انکی فتویٰ بازی سے لگتا رہتا ہے۔ ایک وقت جس امر کو اسلام کے خلاف ہونے کا فتویٰ پانچ پانچ سو علماء کی مہروں اور دستخطوں سے شائع ہوتا ہے۔ چند دن کے بعد وہی جائز ہو جاتا ہے۔ چونکہ لوگ بھی مولویوں کی ان حرکات سے خوب واقف ہو گئے ہیں۔ اس لئے جس قسم کے فتویٰ کی ضرورت سمجھتے ہیں۔ اس کا مطالبہ کر لیتے ہیں۔ جس کی تازہ مثال یہ ہے۔ کونسلوں میں داخلہ کو جن علماء نے حرام اور اسلام کے خلاف قرار دیا تھا۔ انہی سے یہ کہا جا رہا ہے:۔

"اب جبکہ ترک موالات کی تحریک ملتوی ہو گئی ہے جمعیتہ علمائے ہند کو بھی کونسلوں کی حرمت کے مسئلہ پر غور کرنا چاہیئے"

غور تو اسی دن ہو چکا تھا۔ جس دن سیاسی لیڈروں نے کونسل میں داخلہ کی ضرورت تسلیم کر لی تھی۔ اب صرف فتویٰ لکھنا باقی ہے۔ جس وقت کوئی چاہے۔ تھوڑے ہی عرصہ کی حرام کی ہوئی چیز کے حلال ہونے کی تحریر ان علماء سے حاصل کر لے۔ جس پر آیات اور احادیث سے استدلال بھی موجود ہوگا۔ اور کم از کم پانچ سو علماء اپنے دستخط اور مہریں اس پر ثبت کر دیں گے۔

افسوس ہے ایسے علماء اور ان کے عقیدتمندوں پر!

تعدد ازواج پر آریہ گزٹ کا اعتراض

الفضل کے کسی گذشتہ پرچہ میں "ایک سے زیادہ بیویوں کا جواز" کے عنوان سے ایک نوٹ میں لکھا گیا تھا کہ "ولایت میں مردوں کے مقابلہ میں عورتیں بقدر ۱۹ لاکھ ۱۷ ہزار ۹ سو ۱۶ زیادہ ہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ اسلام کے احکام پُرحکمت نہیں"

اسپر آریہ گزٹ ۱۲ر مارچ لکھتا ہے:۔

"ہم صرف اتنا ہی اپنے اسلامی معاصر سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر آدمیوں کی تعداد عورتوں سے بڑھ جائے تو کیا اس صورت میں اسلام اس بات کی اجازت دیگا کہ ایک عورت ایک سے زیادہ خاوند کرے"

یہ سوال اس طبقہ کی طرف سے جس کے سوامی نے ایک عورت کو گیارہ مردوں سے نیوگ کرنے کی ہدایت فرمائی ہو۔ تعجب انگیز نہیں۔ مگر ہمارے معاصر کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اسلام میں مرد و عورت کے تعلقات کی بناء اس امر پر نہیں رکھی گئی۔ جو سوامی دیانندجی نے بیان فرمایا ہے۔ اور جو یہ ہے کہ اگر کسی مرد یا عورت سے "نہ رہا جائے" تو وہ کسی غیر سے تعلق پیدا کر لے (ستیارتھ پرکاش ۱۳۹)

اسلام نے شادی کا قانون نسل انسان کی ترقی اور انکی حفاظت کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ اور جس طرح ایک مرد متعدد تندرست عورتوں کے ساتھ نکاح کر کے ایک وقت میں نسل انسانی کی ترقی اور اضافہ کا موجب ہو سکتا ہے۔ اس طرح ایک عورت متعدد مردوں سے تعلق رکھ کر ترقی نسل کا باعث نہیں ہو سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ عورتوں کے لئے ایک وقت میں متعدد مردوں سے تعلق منع ہے۔ امید کہ معاصر موصوف اسلام کے اس پُرحکمت حکم پر ٹھنڈے دل سے غور کریگا۔

مہتمم صاحب مدرسہ دیوبند سے افسوسناک سلوک

لاہور کے ایک جلسہ پر دیوبندی مولویوں کا ایک طائفہ بلایا گیا جس نے اپنے جبہ و دستار کی خوب نمائش کی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ اپنی قدر و قیمت کا جو اندازہ انہوں نے لگایا۔ وہ حد سے بڑھا ہوا تھا جس کی وجہ سے انہیں خفت اور شرمندگی کا سامنا ہوا۔ بات یوں ہوئی کہ ایک دیوبندی مولوی صاحب کی تقریر کے بعد سر محمد شفیع صاحب نے مختصر سی تقریر کی۔ اخبار ریاست نے جن الفاظ میں اس کا ذکر کیا ہے ان سے بظاہر تو کوئی ایسی بات معلوم نہیں ہوتی جو دیوبندیوں کو کھٹک سکتی۔ لیکن اس وقت جبکہ سر موصوف جلسہ سے تشریف لے گئے۔ مدرسہ دیوبند کے مہتمم جناب مولوی حبیب الرحمٰن صاحب انکی تقریر کا جواب دینے کے لئے اُٹھے۔ "ریاست" (۱۰ر مارچ) کا بیان ہے:۔ "مولوی نجم الدین صاحب صدر انجمن نے مولوی حبیب الرحمان صاحب کو روک دیا۔ جس پر مولوی صاحب ناراض ہو گئے۔ اور کہنے لگے پھر اپنا انتظام آپ کیجئے"

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دین کیلئے زندگی وقف کنندگان کا سپاسنامہ

اور

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا جواب

وقف کنندگان کی تعریف اور انہیں نصائح

۲۷ر نومبر کو خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے والے احمدی نوجوانوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ حضور کے ہمراہیان سفر اور دیگر معززین کو دعوت چائے دی۔ جس کے بعد حسب ذیل سپاسنامہ حضور کی خدمت میں پیش کیا:۔

سپاسنامہ

پیارے امام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدکم اللہ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم غلامان ناچیز حضور کے ہاتھ بکے ہوئے وقف کنندگان حضور اور حضور کے خوش نصیب رفقاء کی خدمت عالی میں سفر یورپ سے کامیاب و بامراد واپسی پر خدا تعالےٰ کے حضور سجدات شکر بجالاتے ہوئے۔ اور اس کی حمد وثنا کرتے ہوئے خلوص دل سے مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ ایک وہ دن تھے۔ کہ حالت فراق میں حضور کی طبیعت کی ناسازی اور مشکلات سفر کے حالات سن کر دل تڑپتے تھے۔ اور آنکھیں روتی تھیں۔ اور کان ہر وقت قاصد کے پاؤں کی آہٹ پر لگے رہتے۔ اور دل ہر وقت بارگاہ الٰہی میں عرض گذار تھے۔ کہ ؏

ہے سفر دور کا منزل ہے کڑی جاں ہے نحیف

اس تلاطم میں الٰہی ترے محمود کی خیر

اور ایک آج خدا خدا کر کے وہ جدائی کے دن کٹ گئے۔ خدا کا فضل اور احسان ہوا۔ کہ وہی منور چہرہ ہمارے درمیان موجود ہوا پھر وہی نور ہمارے اندر نازل ہوا۔ جس کی جدائی اپنے یورپ کے بہنوں اور بھائیوں کے لئے ہمیں برداشت کرنی پڑی۔ پھر ہمارا دل وجان سے پیارا آقا ہم سے محبت و پیار اور حقیقی ہمدردی رکھنے والا امام خدا کی خاص تائیدوں اور نصرتوں کے ساتھ فضلوں اور برکتوں اور کامیابیوں اور فتوحات عظیمہ کے سفر سے فراغت حاصل کر کے ہمارے پاس آیا۔ ؏

للہ الحمد کہ پھر وصل کا ساماں ہے وہی

دست عاشق ہے وہی یار کا داماں ہے وہی

للہ الحمد کل الحمد الذی صدق وعدہٗ ونصر عبدہ واعطاہ فوزاً عظیماً ط

پیارے امام ہمارے آقا و مطاع۔ حضور نے جن حالات میں سفر اختیار فرمایا۔ اور حالت سفر میں جو حضور اور حضور کے رفقاء پر گذری۔ اس میں ہم غلامان ناچیز کے لئے بہت سے سبق ہیں۔ گو حضور کی روزمرہ کی زندگی بھی حقیقت وقف لرضوان اللہ کی کامل تشریح ہے۔ لیکن اس سفر کے حالات ازابتداء تا انتہا خصوصیت کے ساتھ ہم پر ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین کی تفسیر کو واضح کرتے ہیں حضور کا اس سفر کا ارادہ کرنا ہی ایک عظیم الشان قربانی تھی۔ مرکز سے دوری۔ عزیزوں سے مہجوری۔ عزیز جماعت سے جدائی اور پھر ایسی حالت میں کہ صحت کو کثرت کار اور ہجوم افکار نے اندر ہی اندر کھا لیا ہو۔ نیز گھر کی حالت اور رہائی ذمہ داریوں کا احساس اور بعد میں آنے والے اندوہناک واقعات کا قلب مطہر پر پرتو مزید برآں ایسے حالات میں محض خدا تعالےٰ کی محبت کی خاطر اس کا نام پاک دنیا میں بلند کرنے کی غرض سے گھر سے نکل پڑنا۔ اور ایک طوفان مصائب کو اپنی نحیف جان پر وارد کر لینا کوئی معمولی بات نہیں علاوہ ازیں باوجود صحت کے حد درجہ بگڑ جانے اور صدہا مشکلات و مصائب کی روکوں کے اور باوجود بڑے سے بڑے انسانی عزم کو ڈھیلا کر دینے والی متواتر اندوہناک اور افسردہ کن خبروں کے سننے کے حضور کا متواتر خدمت اسلام میں مصروف رہنا۔ اور خواب و خورش حرام کر کے اپنی ہر ایک طاقت اور خداداد قوت کو خدا کے نام کی اشاعت میں لگائے رکھنا یہ وہ باتیں ہیں۔ جو ہمارے امام کے معجزانہ عزم و استقلال اور حقیقی اور کامل اور سچے طور پر خدا کے لئے وقف ہونے کو روز روشن کی طرح نمایاں کرتی ہیں:۔

پیارے سید و آقا! سمندر میں طوفان کی وجہ سے حضور اور حضور کے ساتھیوں کو جو علالت طبع کی وجہ سے تکلیف برداشت کرنی پڑی۔ اس میں بھی ہمارے لئے ایک عظیم الشان سبق ہے۔ اگر خدا چاہتا۔ تو معجزانہ طور پر اپنے محبوب اور اس کے ساتھیوں کی خاطر سمندر میں حالت سکون پیدا کر دیتا۔ مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ تا ہمارے لئے نمونہ ہو۔ اور ہم یہ جان لیں۔ کہ وہ عظیم الشان فتوحات اور معجزانہ کامیابیاں جو مسیح موعودؑ کی جماعت کے لئے مقدر ہیں۔ وہ نہیں حاصل ہو سکیں گی۔ جب تک کہ حضور کی کمان میں لڑنے والے سپاہی ہر ایک قسم کی مشکلات اور مصائب کے طوفان میں سے گذرنے کے لئے تیار نہ ہوں:۔

اے خدا کی طرف جانے والے اور خدا سے ملانیوالے ہادی! حضور عالی جس راہ پر چل رہے ہیں۔ وہ ایک پُرخار وادی میں سے گذرتا ہے۔ جہاں ہر قسم کی تاریکیاں رستے میں آتی ہیں۔ اور قدم قدم پر گڑھے اور پیچے پیچے پر سانپ اور درندے ہیں۔ رستے میں منہ کے بل گرانے والے پتھر بھی ہیں۔ اس پر آپ کی تیز رفتاری اور بھی ستم ہے۔ ہم دست و پا شکستہ پہلا قدم اٹھانے سے بھی پہلے تھکے جاتے ہیں۔ آگے مشکلات کے پہاڑ نظر آتے ہیں۔ اور دل بیٹھے جاتے ہیں۔ ہاں ایک سہارا ہے۔ اور صرف ایک ہی سہارا ہے۔ اور وہ پیارے آقا کی نیم شبی دعائیں جو رب الودود کی رحمت کو جوش میں لاویں۔ اور ناممکن کو ممکن کر دیویں۔ اس لئے اے آقا حضور سے استدعا ہے۔ کہ ہماری نالائقیوں کو نظر انداز فرماتے ہوئے۔ اور ہماری غلطیوں اور کمزوریوں پر چشم پوشی فرماتے ہوئے ہمیں بھی منزل مقصود تک ساتھ ہی لے چلئے۔ اور دعا فرمایئے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ایسا کرے۔ کہ ہم ہمیشہ حضور پُر نور کے دامن مبارک کو مضبوطی اور استقامت کے ساتھ پکڑے رکھیں۔ اور اللہ کرے۔ کہ اسکے رستے میں اور اس کی رضاء کے لئے اور اس کی محبت کے نشے میں مخمور ہو کر اس کی حمد وثناء کے گیت گاتے ہوئے جلد سے جلد اس کے رستے میں کام آویں۔ اور اسلام کی فتوحات جو اس زمانے میں غلامان مسیح محمدی کے ہاتھوں مقدر ہیں۔ حضور اور حضور کے ان ناچیز وابستگان کے ہاتھوں ظاہر ہوں۔ اے خدا تو ہمیں اپنی تمام طاقتوں اور ان تمام چیزوں کو جو تو نے ہمیں عطا فرمائی ہیں۔ ہمیشہ کے لئے اور حقیقی طور پر اپنی خدمت کے لئے وقف کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اے خدا تو ہمیں اپنے آقا کے تمام حکموں اور اشاروں پر چلنے کی ہمت عطا کر اس کے اسوۂ حسنہ کی کامل پیروی کی توفیق عطا کر۔

476

تو ہی ہے نے ہمیں پلا دے۔ جو تو نے ان سے پلائی ہے۔ اے علیم و حکیم۔ اے ہمارے رب تو ہمیں علوم ظاہری و باطنی عقل طاقت ہمت جرأت اخلاق فاضلہ عطا فرما۔ کہ ان چیزوں کے ذریعہ ہم تیرے نام کو دنیا میں بلند کرنے کا باعث ہوں۔ اے غفور الودود تو اپنی محبت کا نور ہمارے دلوں میں نازل کر۔ اور ایسا ہو۔ کہ ہم تیرے ہی ہو کر جلیں۔ اور تیرے ہی نام پر ہمارا خاتمہ ہو۔ آمین

مرشدنا و امامنا۔ بالآخر ہم اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر اپنے ان وقف کنندہ بھائیوں کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ جو حضور کے ارشادات کے ماتحت خدمت دین میں کام کرتے ہوئے خدا کی راہ میں کام آئے۔ حضرت مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم ماریشش اور حضرت مولوی نعمت اللہ صاحب شہید کابل منہم من قضٰی نحبہ کی فہرست میں شامل ہوئے۔ علاوہ ان کے موجودہ ایام میں بھی قادیان پنجاب کے مختلف علاقہ جات علاقہ ملکانہ۔ ملک بخارا اور افریقہ اور یورپ میں جو وقف کنندہ بھائی اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے حضور کے حکم کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو اپنے فضل سے کامیابی عطا فرما دے۔ اور ہمیں بھی اپنی خدمت کے لئے قبول فرما دے۔ اے کاش اللہ تعالےٰ وہ وقت جلد لا دے۔ کہ جب ہم بھی مسیح محمدی کی فوج کے مجاہدین کی صف میں شامل ہو کر حقیقی طور پر اللہ کے لئے وقف ہو جائینگے ۔

ہم ہیں حضور کے ادنےٰ ترین غلامان زندگی وقف کنندگان

اس کے جواب میں حضور نے حسب ذیل تقریر فرمائی :-

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر

میں اپنی طرف سے اور اپنے ہمراہیان سفر کی طرف سے دین کے لئے زندگی وقف کنندگان کی جماعت کے اس ایڈریس پر جزاکم اللہ احسن الجزاء کہتے ہوئے اس خوبی کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ جو آج میرے سامنے ظاہر ہوئی ہے۔ کیونکہ یہ آج پہلا موقع ہے۔ کہ مجھے اپنے نوجوان انگریزی تعلیم یافتہ بچوں سے صحیح قرآن کریم کی تلاوت سننے کا موقع ملا ہے۔ میں نے ہمیشہ نہایت افسوس سے اس امر کو محسوس کیا۔ کہ اچھے اچھے تعلیم یافتہ قرآن کریم کے الفاظ کی صحت اور مخارج کی طرف کم توجہ کرتے ہیں۔ بعض لوگ اچھی عربی جانتے ہیں۔ مگر قرآن کریم کی تلاوت کے وقت الفاظ اس طرح بکھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ کہ نہ ان کا کوئی نظام ہوتا ہے۔ نہ صحت مخارج کا لحاظ۔ ان کی آواز یوں معلوم ہوتی ہے۔ کہ قرآن کی عربی کو اردو کا جامہ پہنایا جا رہا ہے لیکن ہمارے مولوی مطیع الرحمن صاحب بی۔ اے نے بہت ہی اچھا قرآن پڑھا ہے۔ گو وہ قاری نہیں ہیں۔ اور بعض امور میں انہیں اصلاح کی ضرورت ہے۔ مگر بہرحال اچھا اثر کرنے والا طریق ہے۔ جس میں انہوں نے تلاوت کی ہے ۔

دوسری چیز میری خوشی کا موجب ایڈریس ہے تقریر کرنا یا ایڈریس پڑھنا ایک مشکل کام ہے۔ عبارت آرائی بہت آسان ہے۔ اور اس زمانہ میں خیالات کو عمدگی سے ظاہر کرنے میں بہت سی آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ لیکن وہ چیز جو ہمارے ملک کے لوگوں کے لئے مشکل ہے وہ طریق ہے۔ جس میں وہ اظہار خیالات کرتے ہیں۔ یا تو کسی مضمون کے پڑھتے وقت ان کی اس طرف ساری توجہ ہوتی ہے۔ کہ اتنے زور سے بولیں۔ کہ تمام پبلک کو آواز سنائی دے۔ یا پھر اپنی عبارت آرائیوں میں اس طرح الجھے ہوتے ہیں۔ کہ سامعین کی طرف توجہ ہی نہیں ہوتی۔ یا آواز میں ایسی خشونت ہوتی ہے۔ کہ سننے والوں کے کانوں پر بوجھل معلوم ہوتی ہے۔ یا اسقدر لجاجت ہوتی ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے سننے والوں سے سوال کیا جا رہا ہے۔ یا جذبات اور احساسات کا اتنا زور ہوتا ہے۔ کہ سننے والے اسے تماشا خیال کرتے ہیں۔ یا جذبات اور احساسات سے اتنی خالی ہوتی ہے۔ کہ یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کوئی انسان پڑھ رہا ہے۔ بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی مشین سے آواز آ رہی ہے۔ مگر عزیز بدر الدین احمد نے جس رنگ میں ایڈریس پڑھا ہے۔ وہ بہت قابل تعریف ہے۔ آواز کے ساتھ جذبات نکل رہے تھے۔ اور قلبی احساسات میں ہر لفظ لپٹا ہوا تھا۔ مگر یہ چھلکا کسی بے وقوف مٹھائی بنانے والے کیطرح اتنا زیادہ نہ تھا۔ کہ اصلی چیز گم ہو جائے۔ اور میٹھا ہی میٹھا رہ جائے۔ بلکہ اس انداز کا تھا۔ کہ اصلی چیز کی خوبی اور بھی زیادہ نمایاں ہو۔ چونکہ زندگی وقف کنندگان نے اسلام کی تبلیغ کرنی ہے۔ اس لئے نہ صرف انہیں علم کی ضرورت ہے نہ صرف اخلاص کی ضرورت ہے۔ بلکہ ان کے ساتھ اسباب کی بھی ضرورت ہے۔ کہ انہیں وہ طریق بھی آئے۔ جس سے لوگوں تک اپنے خیالات اپنے احساسات اور اپنے جذبات پہنچا سکیں۔ اسباب کو مدنظر رکھتے ہوئے ان دونوں نوجوانوں نے جس طرح اپنے فرض کو ادا کیا ہے۔ وہ میرے لئے نہایت ہی خوشی کا باعث ہے

میرے نزدیک جماعت کا ہر فرد دین کے لئے زندگی وقف کنندہ ہے۔ کیونکہ بیعت کے معنی ہی وقف کرنے کے ہیں لیکن اس زمانہ کے حالات چونکہ ایسے ہیں۔ کہ لفاظی بہت بڑھ گئی ہے۔ اور حقیقت مخفی ہو گئی ہے۔ اس لئے اس امر کی ضرورت ہے۔ کہ بار بار دریافت کیا جائے۔ کس نے وقف کی حقیقت کو سمجھا ہے۔ اس بات کے لئے مختلف طریق سے کسی انسان کے اندرونہ کو دریافت کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کی مثال یوں ہے۔ کہ ایک شخص کوئی خیال ظاہر کرتا ہے۔ جسے دوسرا کسی اور طرح سمجھتا ہے۔ اسے سمجھانے کے لئے اس خیال کو پھر اور طرح ظاہر کیا جاتا ہے۔ اگر اس پر بھی وہ نہ سمجھے۔ تو پھر اور طرح سمجھایا جاتا ہے۔ اسی طرح وقف کنندگان کی اصطلاح ہے۔ ہر ایک شخص جو بیعت کرتا ہے۔ وہ وقف کنندہ ہے۔ مگر ہر ایک اس کی حقیقت کو نہیں سمجھتا۔ اس لئے مختلف طریق سے سمجھاتے ہیں۔ اور اس طرح وہ سمجھتے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ ایسے لوگ نکلتے آتے ہیں جو صحیح طور پر مبایع کہلانے کے مستحق ہیں۔ پس میں وقف کنندگان کے اس ایڈریس کے جواب میں اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وقف کنندہ اپنی بیعت کے اقرار کو دوہراتا ہے۔ اور اس کی وہی ذمہ داریاں ہیں۔ جو قرآن کریم نے بیعت کرنے والے کی رکھی ہیں۔ اور جو مطیع الرحمن صاحب نے آیات قرآن کریم میں پڑھی ہیں۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ لیکن اگر وقف کنندگان ان کو نہ سمجھیں۔ تو یہ پہلے سے بھی زیادہ زیر مواخذہ ہونگے۔ اس کے ساتھ ہی میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں سچے طور پر اپنی ذمہ داریوں کے مفہوم کو سمجھنے کی توفیق دے۔ دین کی خدمت کرنے کا موقع بخشے۔ جس سے اسلام کو بھی فائدہ ہو۔ اور ان کو بھی فائدہ پہنچے۔ اور یہ خدا کی رضا حاصل کرنے کے مستحق ہو جائیں ۔

ایک لاکھ والی تحریک کے متعلق قابل یادداشت باتیں

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک ایک لاکھ ارسال کرتے ہوئے ایک فارم دعدہ تحریک کے ساتھ ارسال کیا گیا تھا۔ اور نوٹ کیا گیا تھا۔ کہ تمام جماعتیں اس فارم کی خانہ پُری کر کے معہ پہلی قسط کے ۱۵ ر مارچ سنہ ۱۹۲۵ء تک فارم دفتر ناظر بیت المال میں پہونچا دیں۔ چنانچہ چند فارم جماعتوں سے موصول ہوئے۔ جو مکمل تھے۔ ان کو رکھ لیا گیا ہے۔ اور جو نامکمل تھے۔ ان کو واپس کیا گیا ہے۔ اسلئے مندرجہ ذیل باتوں کو تکمیل فارم کے لئے یاد رکھا جاوے۔ ورنہ جو فارم اس کے مطابق نہ ہونگے۔ انکو تکمیل کے لئے واپس کیا جاویگا۔ کیونکہ حضور کی خدمت میں وہی فارم روزانہ رپورٹ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ جو مکمل ہوں (۱) ہر ایک احمدی سے اس کی ایک ماہ کی پوری آمدنی لی جاوے۔ اور کسی احمدی کو حتی الوسع چھوڑا نہ جاوے (۲) حتی الوسع کوشش کی جاوے۔ کہ ہر ایک احمدی اپنی پوری ایک ماہ کی آمدنی یکمشت ادا کر دے۔ تاکہ روز روز کے تقاضے اور حسابات کا خاتمہ ہو جائے۔ ہاں نہ دے سکنے والے احباب کے لئے اجازت ہے۔ کہ وہ تین قسطوں میں ادا کر دیں (۳) جو احباب اپنی حیثیت سے بڑھکر دینے والے یا ایک ماہ کی آمدنی سے زیادہ دینے والے یا یکمشت دینے والے ہوں۔ انکے نام کے سامنے فارم کے خانہ کیفیت میں نوٹ کیا جاوے۔ تا ان کو خصوصیت سے نوٹ کیا جائے۔ (۴) چندہ ماہواری پر اس تحریک سے اثر نہ ہو۔ بلکہ چندہ ماہواری ہر ماہ کی بیس تاریخ تک حسب معمول اس دفتر میں موصول ہوتا رہے۔ دفتر سے الگ بھی

اشتہارات

جاروب معدہ

تبض اور قبض سے پیدا شدہ امراض۔ دردسر۔ اپھارہ۔ کھٹی ڈکار بخار۔ اعضاء شکنی وغیرہ وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے۔ لطف یہ ہے۔ کہ اگر رات کو استعمال فرمادیں۔ تو صبح ایک دو اجابت صاف ہونگی۔ رات کو دقت نہیں ہوگی۔ قیمت فی بکس جس میں ۱۵ پیکیٹ ہیں۔ صرف سات آنے۔

سرمہ زعفران ۱۰

گگروں (ککروں) کے لئے نہایت عجیب چیز ہے۔ ککروں کی تمام تکالیف دور ہوکر مرض سے بکلی نجات ملتی ہے۔ قیمت فی تولہ للعہ

مینیجر دواخانہ دارالشفاء گوڑگانوہ

وصیت نمبر ۲۲۸

میں ہاشم علی ولد محمد بخش قوم آرائیں ساکن سنور تحصیل و ضلع پٹیالہ کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(الف) میری موجودہ جائداد اراضی زرعی از قسم بارانی کھاتہ مشترکہ سے ⅓ حصہ واقعہ قصبہ ضلع و تحصیل پٹیالہ ریاست پٹیالہ ۱۱ بیگہ قیمتی مالغہ روپیہ ہے۔

(ب) منجملہ مشترکہ مکان سکنی بعمارت خام و پختہ واقعہ آبادی قصبہ سنور محلہ کانسیان ½ حصہ قیمتی ما ۲۶۰ روپیہ ہے۔

اس کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اس جائداد سے علاوہ اگر کسی اور طریق سے حاصل ہو۔ یا نابنا ہو۔ تو اس کے ⅒ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ المرقوم ۲۴ر نومبر ۱۹۲۴ء۔

ہاشم علی گرداور قانونگوئی بقلم خود۔

گواہ شد:۔ قطب الدین ولد ہاشم علی ارائیں بقلم خود ساکن سنور۔

گواہ شد:۔ محمد نظام الدین ارائیں۔ سکنہ سنور۔

گواہ شد:۔ بقلم خود رحمت اللہ ولد عبداللہ ارائیں احمدی ساکن سنور

اعلان

احمدیہ واٹنگ فیکٹری قادیان کے لئے دو تجربہ کار دھوبیوں کی ضرورت ہے۔ ضرورت مند احباب دفتر ہذا میں مطلع فرماکر مشکور فرمادیں۔

ناظر امور عامہ۔ قادیان۔

خواہش ملازمت

بندہ مڈل تک تعلیم یافتہ ہے اردو کا کام اچھی طرح کرسکتا ہوں۔ پہلے علی مسجد درہ خیبر ضلع پشاور میں محکمہ ملٹری ورکس میں راشن سٹور منشی رہا ہوں۔ کوئی صاحب میری ملازمت کیلئے کوشش فرمادیں۔ خاکسار فضل الٰہی احمدی مرد الوی ساکن مدہ کھو کھر ڈاکخانہ خاص براہ اٹاری ضلع امرتسر

جرمن سائنس کے کرشمے

اعصاب اور دماغ کا حیرت انگیز علاج

نیورالستھین موتی کو کس نظر سے دیکھا جاتا ہے

نیورالستھین کے متعلق آپ الفضل میں بہت کچھ پڑھ چکے ہیں۔ اب چند معززین احباب کے سرٹیفکیٹ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ جن سے آپ کو اندازہ ہوجائیگا۔ کہ کس پایہ کی یہ غذا ہے۔ بشرطیکہ باقاعدگی کے ساتھ اسکا استعمال کیاجائے۔

میاں محمد شریف صاحب ای۔ اے۔ سی امرتسر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

آپ نے جو ایک شیشی دوائی نیورالستھین کی دی تھی۔ وہ میں نے استعمال کی۔ اور بہت ہی مفید پائی۔ دماغی کام کرنے والوں کیلئے خاص طور پر مفید ہے۔ مجھے ایک اور شیشی بھیج دیں آپکا بہت ہی مشکور ہوں۔

سید امیرالدین علیخان بی اے ۲۱۳ تر ٹپ بازار حیدر آباد

تحریر فرماتے ہیں۔ مجھے آپ کی نیورالستھین موتیوں کی اشد ترین ضرورت ہے۔ میں ان کو پندرہ دن سے استعمال کر رہا ہوں۔ اس عرصہ قلیل میں میں نے اپنے اعصابی نظام میں کافی ترقی دیکھی ہے میں نے کچھ ان اثرات کا بھی مشاہدہ کیا جن کا ذکر آپ کی فہرست میں ہے۔ اب میرے پاس بہت تھوڑے موتی رہ گئے ہیں میں چاہتا ہوں۔ کہ چار بوتلیں انکی بہت جلدی ارسال کردیں۔ تاکہ میں آسانی کے ساتھ ان کا استعمال جاری رکھ سکوں۔

ایچ بی ڈی سالٹ

یہ نمکسات صحت افزا اور ہیں جسموں میں سے کیمیادی طور سے لیا گیا ہے۔ اسکا استعمال تمام امراض معدہ کیلئے خدا تعالیٰ کے فضل سے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اور قبض دست پیچش۔ بخار۔ نزلہ۔ سردرد۔ سستی۔ خون کی خرابی۔ بد ہضمی جگر کی خرابی۔ تلی۔ رتے۔ جوڑوں کے درد کے لئے مفید ہے صبح کے وقت نہار اسکا استعمال انسان کے چہرہ کو سرخ کردیتا ہے۔ یورپ اور امریکہ کے بڑے بڑے ہسپتالوں میں اس کا استعمال کرایا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱ر ؛

نواسکس ایواسکس

یہ دونوں غدودوں کے اندرونی رشحات سے تیار کی گئی ہے۔ اس لئے بہت سی بیماریوں کا قدرتی علاج ہے۔ نواسکس مردوں کے لئے ایواسکس عورتوں کے لئے ہے۔ اس کا استعمال انسان کی قوت نامیہ کو بڑھاتا ہے۔ اس کی طاقت کو قائم رکھتا ہے۔ اور اس کے حواس کو مضبوط کرتا ہے۔ اس سے صحت اور زندگی کا لطف اٹھانے کی طاقت بخشتا ہے۔ اور تمام قسم کی کمزوریوں کا قدرتی علاج ہے۔ اول الذکر قوت مردمی کا حیرت انگیز علاج ہے۔ مراق کو نفع بخشتا ہے۔ اور مؤخر الذکر عورتوں کی مخصوص بیماریوں میں نہایت مفید ہے۔ مثلاً اولاد نہ ہونا۔ قوت نسوانی کی کمی یا زیادتی۔ اختناق الرحم حیض کا کم یا زیادہ آنا۔ اس کے استعمال سے چہرہ پر جوانی کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ نواسکس عہ ؛ ایواسکس عہ ؛

آسی کلسین نمبر ۱

یہ مرض الٹرا کا عجیب و غریب علاج ہے۔ ان عورتوں کے لئے مفید ہے۔ جو حمل کے دنوں میں بیمار ہوجاتی ہیں۔ یا جن کے بچے کمزور پیدا ہوتے ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۲ر ؛

آسی کلسین نمبر ۲

یہ ان بچوں کے لئے مفید ہے جو بیمار رہتے ہوں۔ یا جن کے بھائی بہن بچپن میں ہی مرجاتے ہوں۔ اسکے استعمال سے ہڈیاں مضبوط ہوجاتی ہیں۔ بچہ کا رنگ سرخ ہوجاتا ہے۔ دانت آسانی کے ساتھ نکلتا ہے۔ معدہ درست رہتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ عہ ؛

سوکو پیکیٹ

ہر قسم کی کھانسی کا لاثانی علاج ہے اس کے استعمال سے کھانسی رک جاتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۲ر ؛

ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی قادیان پنجاب

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں۔ نہ کہ الفضل (ایڈیٹر))

ممالک غیر کی خبریں

—— مصر کے جدید انتخابات کی رو سے زیوار پاشا وزیر اعظم اور وزیر داخلہ سابق وزیر اعظم یحیٰی وزیر مال ۔ ڈاکٹر علی ماہر وزیر تعلیم ۔ صدیقی وزیر خارجہ ۔ اور موسیٰ فواد وزیر جنگ مقرر ہوئے ۔

—— نیویارک ۱۵ مارچ ۔ جمہوریت امریکہ کے صدر مسٹر کولج نے مسٹر ہافمین فلپ ۔ کو جو اس وقت یوراگوئے کے وزیر ہیں ۔ امریکہ کی طرف سے ایران میں سفیر مقرر کیا ہے ۔

—— لنڈن ۱۳ مارچ ۔ لنڈن گزٹ میں ایک بہت بڑی فہرست ان اعزازات اور ترقیات کی دیگئی ہے ۔ جو اپریل ۱۹۲۳ء سے فروری ۱۹۲۴ء تک جنگ وزیرستان کی خدمات کے صلے میں دی گئی ہیں ۔ ۴ اشخاص کو سلطنت برطانیہ کی کمانداری عطا کی گئی ہے ۔

—— جبل الطارق ۱۲ مارچ ۔ ایسٹرن ٹیلیگراف کمپنی کے جہاز ایمپر پہ جو ساحل افریقہ سے پرے سمندر سے نیچے کی تار مرمت کرنے میں مصروف تھا ۔ ایل ریف نے فائر کر دیا ۔ حالانکہ جہاز نے برطانوی جھنڈا دکھا دیا تھا ۔ ایک ہسپانوی گنبوٹ نے مداخلت کی ۔ اور ساحل پر گولہ باری کی ۔

—— قاہرہ ۔ ۱۴ مارچ ۔ مصر کے وزیر داخلہ کے ایماء پر زاغلول پاشا کو متنبہ کیا گیا ہے ۔ کہ ان کے مکان پر بغیر اجازت ایسے جلسے ہوتے ہیں ۔ جن میں حکومت کے خلاف تقریریں کی جاتی ہیں ۔ اگر وہ حکومت کی انسدادی تدابیر سے بچنا چاہتے ہیں ۔ تو انہیں اس صورت حالات کی اصلاح کرنی چاہئیے ۔

—— واشنگٹن ۱۶ مارچ ۔ مسٹر کولج صدر جمہوریہ امریکہ کے تعلقات سینیٹ کے ساتھ بگڑ گئے ہیں ۔ مسٹر کولج نے مسٹر وارن کو عارضی تقرر کے لئے نامزد کیا تھا ۔ لیکن اب سینیٹ نے کثرت رائے سے مسٹر وارن کے تقرر کو نامنظور کر دیا ہے ۔

—— معزول قیصر جرمنی کی بہن شاہزادی اڈالف جنکی عمر ۵۲ سال کی ہے ۔ اور جو ۸ سال سے بیوہ ہے ۔ اب پھر جرمنی کے ایک عام شہری سے شادی کرنیوالی ہے ۔ اور اب وہ اپنے محل کو چھوڑ کر میونخ میں قیام اختیار کریگی ۔

—— لنڈن ۱۷ مارچ ۔ جنوبی امریکہ کے علاقہ کانگو میں جو سال فرانس قابض ہے ۔ چونکہ بہت سے حبشیوں کی نسل مفقود ہو رہی تھی ۔ لہٰذا فرانس کے وزیر نو آبادیات نے بعض ایسے علاقے مقرر کئے ہیں ۔ جہاں یہ لوگ آزادانہ اپنی عادت کے موافق زندگی بسر کر سکیں گے تاکہ نابود ہونے سے بچ سکیں ۔

—— آکسفورڈ ۱۷ مارچ ۔ ملکہ معظم کے سب سے چھوٹے بیٹے شاہزادہ جارج کے گلے سے بذریعہ عمل جراحی غدود نکالے گئے ۔ شہزادہ کی حالت اطمینان بخش ہے ۔ آپ صحت ہونے پر کچھ عرصہ یورپ کی سیر کریں گے ۔ اور پھر اپنی بحری ملازمت پر چین کے سمندروں میں چلے جائیں گے ۔

—— آکسفورڈ ۱۷ مارچ ۔ ملک معظم اب تین روز سے باغ میں ٹہل سکتے ہیں ۔ اور آپ نے متعدد آدمیوں سے ملاقات بھی کی ۔ نیز سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ جمعرات کے روز آپ معہ ملکہ معظمہ جنیوا جائینگے ۔ اور وہاں سے شاہی کشتی پر سوار ہو کر بحیرہ روم کی سیر کریں گے ۔ روانگی پرائیویٹ ہو گی ۔

ہندوستان کی خبریں

—— دہلی ۱۷ مارچ ۔ اسمبلی کے تازہ اجلاس میں تخفیف محاصل نمک کا مسئلہ پیش ہوا جس پر بہت سی بحث ہوئی ۔ سوراجیوں نے کہا ۔ کہ محصول کی شرح آٹھ اور بارہ آنے کر دینی چاہئیے ۔ لیکن ان کی یہ تجویز مسترد ہو گئی ۔ اسکے بعد محاصل پٹرول کی تخفیف کا مسئلہ پیش ہوا جو کہ بہت سی بحث کے بعد کثرت رائے سے منظور ہو گیا ۔ ایک اور تجویز پیش ہوئی ۔ جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ ڈاک خانہ کی شرح میں تخفیف کرے ۔ ووٹ لئے جانے پر یہ تجویز نامنظور ہوئی ۔ کیونکہ بہت سے ممبران نے کہا ۔ کہ تخفیف سے یہ مراد ہے ۔ کہ ڈاکخانہ کے محکمہ میں کھلبلی مچا دی جائے ۔

—— ۱۸ مارچ کو آنریبل سر میاں فضل حسین صاحب کی صحت پر اظہار خوشنودی کے لئے انہیں ٹاؤن ہال لاہور کے قریب ایک باغ میں گارڈن پارٹی دی گئی ۔ جس میں بہت سے معزز ہندو و مسلمان شامل تھے ۔ ایک ایڈریس بھی پیش کیا گیا ۔ جس میں میاں صاحب موصوف کی ان خدمات کا شکریہ ادا کیا گیا تھا ۔ جو انہوں نے مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت میں سر انجام دیں ۔

—— دہلی ۱۶ مارچ ۔ ایک سرکاری بیان شائع ہوا ہے ۔ کہ گذشتہ کچھ دنوں سے عبدالرحمٰن خیل محسودیوں پر ہوائی جہازوں کے ذریعہ حملے کرتے رہے ۔ اور یہ کارروائی ان دو ہندوؤں کی واپسی کے لئے کی گئی ۔ جنکو سرحدی پکڑ کر لے گئے تھے ۔ اس کارروائی کی وجہ سے دونوں ہندو بغیر معاوضہ ۱۵ ماہ حال کی صبح کو واپس آ گئے ۔

—— ہولی کے دن شیخوپورہ میونسپلٹی کے دفتر میں آگ لگ گئی ۔ ہال کا ایک حصہ بالکل جلکر خاک سیاہ ہو گیا ۔

—— حکومت پنجاب نے زیر دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند مسٹر حسین میر ایڈیٹر ضیا فتح پنجاب کے خلاف مقدمہ دائر کرنے کی اجازت دیدی ہے ۔ مقدمہ چلائے جانے کا سبب وہ مضامین ہیں ۔ جو حال ہی میں اخبار مذکور میں شائع ہوئے ہیں ۔ اور جن کی نسبت حکومت کا خیال ہے ۔ کہ وہ ہندو مسلمانوں میں منافرت پھیلانے والے ہیں ۔

—— دہلی ۱۸ مارچ ۔ انڈین فارسٹ سروس کے لئے ان ہندوستانی امیدواروں کو لیا جائے گا جن کی عمر ۳۱ جون ۱۹۲۵ء کو ۱۹ سال سے کم اور ۲۳ سال سے زیادہ نہ ہو اور جنہوں نے ہندوستان کی کسی منظور شدہ یونیورسٹی سے سائنس کی کوئی اعلیٰ ڈگری حاصل کی ہو ۔ جو امیدوار منتخب کئے جائیں گے ۔ انہیں کسی برطانوی یونیورسٹی میں دو سال تک تعلیم دلانے کے بعد محکمہ جنگل میں اسسٹنٹ کنسرویٹر مقرر کیا جائے گا ۔

—— سرکاری گزٹ مظہر ہے ۔ کہ کرنل او برائن کو لاہور قسمت کا کمشنر مقرر کر دیا گیا ہے ۔

—— سیتلا مندر لاہور میں کسی تیوہار پر بہت سی ہندو عورتیں آئی ہوئی تھیں ۔ ایک ہندو عورت کا ڈیڑھ ماہ کا بچہ اس کی گود سے گر پڑا ۔ اور ہجوم کے پاؤں تلے روندا گیا ۔ جس نے اسی وقت جان دیدی ۔

—— مدراس ۱۸ مارچ ۔ دار العلوم مدراس کے سینیٹ نے ایک جلسے میں فیصلہ کیا ہے ۔ کہ آئندہ ہر ایک آدمی کو دار العلوم مدراس کے بی ۔ اے یا آنرز بی ۔ اے یا ایم ۔ اے کے امتحان میں شامل ہونے سے پیشتر اس مطلب کی اپنی دستخطی تحریر داخل کرنی پڑیگی ۔ کہ وہ اسوقت تک غیر شادی شدہ ہے دوسری صورت میں اسے یہ ثابت کرنا ہوگا ۔ کہ سینیٹ کے اس فیصلہ سے پیشتر اس کی شادی ہو چکی تھی ۔ اور اگر تحقیقات کرنے پر یہ بات غلط ثابت ہو گی ۔ تو اس طالب علم کی ڈگری ضبط کر لی جائے گی ۔

—— دہلی ۱۸ مارچ ۔ اگرچہ آج کوئی فساد نہیں ہوا ۔ لیکن ایک مہینے کے لئے لاٹھی ہاتھ میں رکھنا ممنوع قرار دیا گیا ہے ۔ اکا دکا حملے جاری ہیں ۔ ہندوؤں کا ایک وفد ڈپٹی کمشنر کے پاس گیا ۔ اور مندر کے توہین کی شکایت کی ۔